# از عدالتِ عظمی

**ریاست اوریسا**

**بنام**

**دھوبی سیٹھی ودیگر**

تاریخ فیصلہ: 29 اگست 1995

[کے راماسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894 - دفعات 4(1)، 5-اے اور 17(4)۔

اراضی کا حصول - نوٹیفکیشن - سات سال بعد چیلنج - قرار پایا کہ اجازت نہیں - نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد فروخت ہوی - مالک سود کا حقدار نہیں تھا۔

اپیل کنندہ ریاست نے 16 جولائی 1970 کو حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا۔ دفعہ 17(4) کے تحت فوری شق کو سیکشن 5-اے کے تحت انکوائری کے ساتھ تقسیم کیا اور اس کے نتیجے میں زمین پر قبضہ کر لیا۔ دو درخواستیں - ایک نوٹیفکیشن کو چیلنج کرتی ہے اور دوسری نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد کی گئی فروخت کے مطابق زمین کے کچھ حصے کے لیے سود کا دعوی کرتی ہے جس کی اجازت عدالت عالیہ نے دی تھی۔

ریاست کی اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار پایا: رٹ پٹیشن حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہونے کے 7 سال بعد دائر کی گئی تھی، عدالت عالیہ کو اسے لاچوں کی بنیاد پر مسترد کرنا چاہیے تھا۔ اس لیے عدالت عالیہ نے نوٹیفکیشن کو خراب کرنے میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے اختیارات کا مناسب استعمال نہیں کیا ہے۔ عدالت عالیہ کو دیگر رٹ پٹیشن کی اجازت دینے میں بھی بلاجواز قرار دیا گیا کیونکہ درخواست گزار بعد میں خریدار تھا۔[E؛ F -140]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 78-3077، سال 1980۔

او جے سی نمبر 77 / 43 اور 1573، سال 1978 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 11.9.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے راج کمار مہتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اگرچہ جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا گیا ہے، لیکن کوئی بھی بذاتِ خود یا وکیل کے ذریعے پیش نہیں ہوا ہے۔

حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن [مختصر طور پر، 'ایکٹ'] 16 جولائی 1970 کو شائع کیا گیا تھا جس میں نیالی میں تحصیل آفس کی عمارت اور اسٹاف کوارٹرز کی تعمیر کے مقصد سے گاؤں پبکھنڈ میں واقع سروے نمبرز 2309-2316، 2318، 2501، 2506-10، 2530-32 میں AC 2.02 ڈیک زمین حاصل کی گئی تھی۔ مذکورہ نوٹیفکیشن کے ساتھ، اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 5-اے کے تحت انکوائری کو ختم کرتے ہوئے ایکٹ کی فوری شق (4) undeRupees17 کو طلب کیا۔ ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 27 اپریل 1972 کو شائع کیا گیا تھا۔ دفعات 9 اور 10 کے تحت نوٹس دسمبر 1975 میں

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

علاقے میں شائع کیا گیا تھااور زمین کا قبضہ 16 دسمبر 1976 کو لیا گیا تھا۔ 1977 میں کسی وقت او جے سی نمبر 43، سال 1977 میں دفعہ 5-اے کے تحت انکوائری کے ساتھ اختیارات کے استعمال کے جواز پر سوال اٹھاتے ہوئے دائر کیا گیا تھا۔ اسی طرح، کچھ دیگر مالکان نے او جے سی نمبر 1573، سال 1978 دائر کیا، جس میں نومبر 1973 میں نوٹیفکیشن کے بعد کی گئی فروخت کے مطابق زمین کے ایک حصے کے لیے سود کا دعوی کیا گیا۔ دونوں رٹ درخواستوں کو عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر منظور کیا کہ انکوائری دفعہ 5-اے کو ختم کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے اور دعویداروں کو اپنے عذراتات پیش کرنے کی اجازت دے کر عوامی مقصد پورا ہوتا۔

جہاں تک دوسری رٹ پٹیشن، یعنی او جے سی 1573، سال 1978 کا تعلق ہے، اس میں درخواست گزار یہ اعتراض نہیں اٹھا سکتا کیونکہ وہ بعد میں خریدار ہے اور یہ کہ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دینے میں بلاجواز تھا۔

جہاں تک او جے سی 43، سال 1977 کا تعلق ہے، اس حقیقت کے پیش نظر کہ نوٹیفکیشن 16 جولائی 1970 کو ہی جاری کیا گیا تھا، رٹ پٹیشن 7 سال بعد دائر کی گئی تھی، عدالت عالیہ کو اس بنیاد پر رٹ پٹیشن کو مسترد کرنا چاہیے تھا۔ لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے 7 سال کے وقفے کے بعد 16 دسمبر 1970 کے نوٹیفکیشن کو خراب کرنے میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے اختیارات کا مناسب استعمال نہیں کیا ہے۔

اپیلوں کی اجازت ہے لیکن حالات میں بغیر کسی قیمت کے۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document